میلادالنبی

٢٠٠٤

خواجہ شمس الدین عظیمی

کا خصوصی خطاب

مسلمان کی بھلائی تفکر کرنے میں ہے

...تلاوت دوردابراہم شریف

... بسم اللہ

...تلاوت سورہ الفاتحہ

... بسم اللہ

...وما ارسلنک

... بسم اللہ

...انااللہ ومالکتہ

...بسم اللہ

...یصلان کے الروح

... بسم اللہ

...انا ما امروح

...بسم اللہ

...صل اللہ تعلی

عزیزان گرامی قدر،محترم بزرگوں، پیارے دوستوں اور ساتھیوں آج کی یہ محفل اللہ کے محبوب تخلیق کائنات میں موجودادباعث تخلیق کائنات یا رحمت اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺکی مدحت منقبت اور تعریف اور تو صیف کے لئے منقید کی گئی۔ آپ تمام خواتین و حضرات کا شریک ہونا اتنی دیر تک اللہ کے محبوب کی شان میں نعتیں سنا اورسرگے نبیے کا رسول اللہ ﷺ کا پورا خاکہ اول ابتدا کا مختصر وقت میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ سب سعادت اور نصیب کی بات ہے رسول ا للہ ﷺ کی تاریخ توصیف میں تمام عالم اسلام میں با لخصوص پاکستان میںہر سال میلا النبیﷺ کے نام سے محفلیں سجائی جاتیں ہیں۔ لوگ عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کو مختلف ،محبت سے جو پردے اٹھا ئے جاتے ہیں ۔ان کو سنتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی جدوجہد یا

کوشش کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پہلے روایات کے مطابق ایک لاکھ چوبیس
ہزار پیغمبر تشریف لائے ہر پیغمبر کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ یہی رہا ہے
کہ "اللہ وحدہ لاشریک ہے اللہ کے علاوہ عبادت اور پرستش کے کوئی لائق نہیں
"عبادت اور پرستش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ صلات قائم کی جائے ،روزے رکھے
جائے ،حج کیا جائے ،زکوۃ اداکی جائے اور جہاد کیا جائے۔ تمام انبیاء اکرام الصلوٰۃ
والسلام میں یہی باتیںدوہرائی ہیںحضرت آدم علیہ السلام سے سیدناحضور
الصلوٰۃ والسلام پر رسول اللہ ﷺ کی جو تمام انبیاء اکرام کی فضیلت اور
خصوصیات ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول
اللہ ﷺ پر دین کی تکمیل فرمادی اور اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوگیا ۔پھر بھی دین
کی تکمیل ہوگئی الیومہ ......دین کی تکمیل ہوگئی تمام انبیاء اکرام کی
بشارتیں پوری ہوگئیں تو جب حضور الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے گئے ۔اب مزید
کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہ گئی۔ اسلئے رسول اللہ ﷺ پر نبوت
پوری ہوگئی ۔رسول اللہ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا ۔یہ اللہ تعالیٰ کا
اعلان ہے ۔قرآن پاک میں ۔توجہاں تک نماز ،حج ،روزہ ،زکوۃ کا تعلق ہے اور
شریعت متحیرا کا باد ہے۔ حقوق اللعباد ہیں ،کاروبار کس طرح کیا
جائے،پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں ، والدین کے کیا حقوق ہیں ،رہن سہن کس
طرح کا ہو ،معاشرت کیا ہو ،معشیرت کیاہو،ان شریعتوں کی تمام پیغمبروں نے
بیان کی ہیں کسی پیغمبر نے یہ نہیں کہا کہ جھوٹ بولنے میں کچھ رعایت
ہے ،کسی پیغمبر کی شریعت میں یہ بات نہیں بتائی گئی کہ کم تولنا کسی بھی
طرح جائز ہو سکتا ہے ،یا کم تہ باترین کسی صورت میں اجازت ہے اور اس کو
رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ میں کوئی نئی بات نہیں کہہ رہا ہوں میں
وہی بات کہہ رہا ہوں جو میرے بھائی پیغمبروں نے کہی ہیں ۔لیکن ایک بات
بہت زیادہ دماغ ،میں آتی ہیں جب سوچتا ہیں تو بار بار آتی ہے کہ ایک لاکھ
چوبیس ہزار پیغمبر وں کا تباطول تصاصف یہ ضرور کوئی نئی بات ہے کہ
شریعتیں تبدیل ہوئیں ۔لیکن شریعتیں تبدیل کس طرح ہوئیںان شریعتون میں
یاخواہ اندازی کی گئی ان کو صیحح کیا گیا اُن رسول اللہ ﷺ خاتم النبیینہ کی
تعلیمات پر ہم غور کرتے ہیں تو اور قرآن پاک کا مطالعہ کرتے ہیں تو قرآن پاک
کی تعلیمات میں یہ بات بڑے واضح طور پرنظر آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انسان
کی بشری تقاضوں اور روحانی تقاضوں کو کھول کھول کر بیان کیا اور رسول اللہ
ﷺ کی تعلیمات ہمیں اس طرح متواجہ کرتی ہے کہ بشریعت فانی اور ارضی
ہے ۔لیکن بشریعت کو قائم رکھنے والی روح ارضی او ر فانی نہیں ہے۔ روح قائم
ہے اور بشر در خلق ہے ۔بعد میں یہ دیکھے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک
کھربوں انسان زمین پرپیدا ہوئے کھربوں انسان کے جو گوشت پوست کے جسم
تھے۔ وہ سب نہ مرد ہوگئے ہطول ہوگئے ،بطول ہوگئی مٹی کے ذرات میں تبدیل
ہوگئے لیکن آج بھی اگر حاوی اور کادی لوٹ کے بندے ملاقات کرنا چاہے تو یہ
ممکن ہے وہ عالم اراو ح کی زندگی کا مشاہدہ کرے وہاں ان کی روح سے

ملاقات ہو سکتی ہے۔عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک
کھربوں سلبوںانسان تشریف لائے۔ جی ہاں اب اس دنیا میں چھ ارب انسان ہیں
اس دنیا میں پیدا ہوئے اور مر گئے، کھپ گئے ،لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ
جس روح کی بنیاد پر ہمارے گوشت پوست کے جسم زندہ تھے ،متحرک تھے ،چلتے
تھے ،پھرتے تھے ،اڑتے تھے ،کھاتے تھے، پیتے تھے،وہ فنا ہوگیا ہو۔ سب کچھ موجود
ہے۔ تورسول خاتم النبیینﷺ کی تعلیمات کایہ ایجاز ہے کہ قرآن کریم ہمیں اس
طرح متواجہ کرتا ہے کہ یہ گوشت پوست کے جسم آنی جانی چیز ہے... کل
نفس ذائقتہ الموت... جو بھی اس دنیا میں پیدا ہوگا اس کے اوپر موت ضرور
وارد ہوگی، اس دنیا میںآیا ہے وہ تو اس دنیا سے رخصت ہوگا۔جو بھی اس دنیا
سے رخصت ہوکر قبر میں جا سویا ۔اس کا جسم مٹی کے ذرات میں تبدیل
ہوگیا ۔لیکن روح برقرار رہی اور وہ روح جس طرح یہاں سوتی تھی ،بولتی
تھی،ایک میڈیم کے ذریعے اس طرح وہ اب بھی موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد
اعلیٰ مقام ہے :

''کہ جب بھی قبرستان جائو قبرستان میں جا کر کہو ...السلام وعلیکم یا اھل
القبور...اور قبر میں رہنے والے لوگ تمہارے سلام کا جوب دینگے ۔مکہ جاتے ہوئے
جب رسول اللہ ﷺ بدر کے مقام سے گزرے۔ وہاں جنگ کے وقت اجتماعی قبریں بنا
دیں گئی تھیں ۔ایک جگہ حضور پاک ﷺنے قیام فرمایا اور مشرکین کو مخاطب کر
کے کہا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا میں نے اسے پورے ہوتا
ہوادیکھ لیا ہے ۔تم سے جو اللہ نے کہا کیا تم نے بھی دیکھ لیا ؟صحابہ اکرام
وہاں تشریف فرما تے ہیں انہوں نے استصار کیا یا رسول اللہ! کیا یہ لوگ سنتے
ہیں ؟اسلئے وہ تو قبر میں کافی عرصے وقت گزر گئے تھا۔ حضور پاک ﷺ نے
فرمایا یہ تم سے زیادہ سنتے ہیں اورتمہاری بات کا جواب بھی دیتے ہیں۔ لیکن
تم نہیں سن سکتے ۔اس کا کیا مطلب ہوا وہاں ان کے جسم تو موجود نہیں تھے
تو اس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ انسان کی روح کبھی نہیں مرتی انسان
کی روح عالم ارواح سے آتی ہے۔ یہاں ایک روح جھاڑتی ہے ۔مادی انار خصوصیت
ایک لباس تیار کرتی ہے ۔اس لباس کو بڑا کرتی ہے ،لمبا کرتی ہے ،پھیلا تی ہے
سمیٹتی ہے اور اس لباس کو... مستقرن وتاعون...کہ قانون کے مطابق جب وقت
پورا ہوجاتاہے اس لباس کو چھوڑ دیتی ہے اور لبا س کا جو حشر ہوتا ہے۔ وہ
آپ سب دیکھ ہی چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ہر اُمتی پر یہ فرض اور ذمہ
داری آئی وی ہے کہ رسول ا للہ ﷺتعلیمات کی روشنی میں رسول اللہ ﷺکا اُمتی
یہ جانتا ہوں کہ مادی جسم ارضی ہے۔ اس مادی جسم کو چلانے والی ،مادی
جسم کو دوڑانے والی ،اس مادی جسم کو سولانے والی ،اس مادی جسم کو نیند
سے بیزار کرنے والی ،روح ہے ،اسلئے ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ جب آدمی مرجاتا
ہے تو نہ وہ سوتا ہے ،نہ وہ بیزار ہوتا ہے ،نہ وہ چلتا ہے ،نہ وہ پھرتا ہے،نہ وہ
حرکت کرتا ہے ۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ۔مکمل ضابطہ حیات کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں بھی رہن سہن قاعدے اور ضابطے مقرر کرتا ہے ۔اور مرنے کے بعد بھی زندگی کے لئے قاعدے اور ضابطے مقرر کرتا ہے ہر انسان کو اس کے اعمال کی سزا اور جزا ملے گی... فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرایراومن یعمل مثقال ذرۃ شرایرا...محفل میلا النبیﷺ کا مقصد یہ ہے کہ انسان ہر سال رسول اللہ ﷺکی تعلیمات کی تجدید کرے اس کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ خاتم النبیین ﷺکے اصاف خامیدہ میں کونسا ایسا وصف ہے جس کی بنیاد پر وہ تمام انبیاء اکرام فضیلت رکھتے ہیں ......اللہ تعالیٰ نے فرمایا باز رسولوں کو باز رسولوں پر قبولیت اور رسول اللہ ﷺ پر فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر دین کی تکمیل ہوئی ...الیوم...جب تک مسلمان اپنی روح وجسم کے رشتے سے واقف نہ ہوگا ۔اس وقت تک اسلام کی تکمیل نہیں ہوگی۔ اسلئے جب روح اور جسم کے رشتے سے واقف ہی نہیں ہوگا ۔تو آدمی جزا ،سزا ،اعمال ،آخرت، دوزخ ،جنت یہ ساری چیزیں زیر بحث نہیں آتیں۔رسول اللہ ﷺ احادیث پر آپ جب غور فرماتے ہیں ... من عرف نفسہ..."جس نے اپنی روح کو پہچان لیا ،اس نے رب کو پہچا ن لیا"یعنی جسم کو پہچانے سے رب کی پہچان نہیں ہوتی روح کو پہچانے سے رب کی پہچان ہوتی ہے ...کل نفس ذائقۃ الموت... اسکو موت ضرور آنی ہے اور موت کوئی ایسا عالم نہیں ہے کہ بس مر گیا آدمی کہی غائب ہو گیا۔ بھئی اعمالوں ،اشکال ،اقوال ،کبدار،اخلاق سب کا حساب کتاب ہوگا اچھے اعمال ہیں تواللہ تعالیٰ جزا عطافرمائیںگے۔ اور برے اعمال ہیں تو سزا کا مستحق ہوگا ۔اگر انسان اپنی اصلی یعنی روحسے واقفیت حا

صل نہیں کرے گا تو آخرت کی زندگی پر اس کا یقین مکمل نہیں ہوگا ۔آخرت کی زندگی کا مشا ہدہ اس وقت ممکن ہے جب انسان اپنی روح سے واقفیت حاصل کرے گا ۔واقفیت کا طریقہ یہی ہے کہ اللہ ،اللہ کے رسول اللہ ﷺ میںہمارے لئے زندگی گزرنے کے جو قاعدے اور ضابطے بنا دئے گئے ہیں ۔یعنی احکام شریعت پر پوری طرح عمل کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ یہ کہ ان میں غیب کے اصول کے لئے جدوجہد اور کوشش کی جائے ۔ہمیں یہ کرنا ہوتا ہے کہ کسی علم کو سکھنے کے لئے اس کی طرف متواجہ ہوتے ہیں ہم باربار اس علم کو ابتدا ا،ب،پ کو یاد کرتے ہیں،پڑھتے ہیں ،وقت دیتے ہیں ،مستقل طور پر اس علم کی طرف متواجہ رہتے ہیں۔ اس طرح روحانی علم کو بھی اگر سکھناچاہے۔ تو جس طرح دنیا کے علوم کے لئے ہمیں وقت درکار ہے اسلئے روحانی علم بھی ہم سکھ سکتے ہیں۔ اب مثلاً نماز ہے، نماز کا مفہوم ہی یہ. ہے کہ نماز قائم کرو یعنی جب آپ نماز میں کھڑے ہوجاتے ہیں ہاتھ باندھ کر ایک غلام کی طرح دربار میں حاضر ہوجائیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ بندہ نماز میں اللہ کی حضور حاضر ہوگیا۔ نماز میں بندہ اللہ کے ساتھ قائم ہوگیا۔ نماز میں یہ دیکھتا ہے کہ میں کس کوسجدہ کر رہا ہوں ،کس کو رکوع کر رہا ہوں ۔اگر نماز میں مرتب احسان حاصل نہیں ہوا تو ٹھیک ہے نماز ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔

قبول فرمائے یا جزا دئے۔ لیکن عمل پورا نہیں ہوا عمل مکمل نہیں ہوا عمل کی
تکمیل جب ہی ہوتی ہے جب عمل کاجو مقصد ہے وہ پورا ہوجائے نماز کا
مطلب کیا ہوا کہ اللہ کی طرف متواجہ ہونا۔ اللہ کی آیات تلاوت کرنا اور اللہ
کی آیات میں اللہ تعالیٰ کے جو ارشادات ہیں ان کو سمجھنا جب سبحان اللہ ربی
العلیٰ کہے آدمی تو اس بات کا اقرار کرنا ہےبشک پاک ذات اللہ ہے اور وہی سب
سے بڑا ہے۔رکوع میں جب سبحان العظیم آدمی کہے۔ اس وقت اس کے ذہن میں
یقین ہونا چاہئے کہ میں اللہ وحدہ لاشریک ہے کے سامنے جھکا ہوا ہے اور اللہ
پاک ہے ارفعہ ہے ،اعلیٰ ہے اور عظیم ہے اور یہ کب ہوسکتا ہے جب ہوگا
ہمیں اس بات کا اجر آپ حاصل ہوگا کہ ہمارا جسم

Independended

نہیں ہے ہمارے جسم کی کوئی حرکت اپنی ذاتی نہیں ہے۔ ہمارے جسم کی
ہر حرکت روح کے قابل ہے ۔روح اگر جسم میں ہے تو جسم زندہ ہے ۔روح اگر
جسم میں نہیں ہے تو مردہ ہے۔ جب دیکھتے ہیں روزانہ لوگ مرتے ہیں تو
رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت پر یہ احسان عظیم ہے کہ رسول پاک ﷺ نے اپنی امت
کو یہ درس دیااپنی امت کو یہ علم عطا فرمایا کہ مومن کی پہچان یہ ہے کہ''
وہ جب اللہ کی طرف متواجہ ہوتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا
ہوں یا وہ یہ دیکھتا ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہاہے۔ ''یہاں صورت یہ ہے کہ انسان
۸۰ سا ل کا ہوں ۹۰ سال کا ہو یا ۱۰۰ سال کو ہو جاتا ہے تو اللہ کی طرف
متواجہ رہنے کی کوشش کرتا ہے ۔پورے سو سال میں ایک دفعہ بھی اسی کیفیت
نہیں ہوتی کہ مسلمان یہ کہے کہ... الحمد اللہ... آج مینے نماز میں اللہ کو
دیکھا ہے۔ الحمد اللہ آج میں نے نماز میں یہ دیکھا کہ اللہ نے مجھے دیکھا میں
سمجھتا ہوں، ہمارے اسلام میں اور ہم میں جو فرق ہمارے اسلام کو اللہ تعالیٰ
نے عزت و برکت مرتبت جو عطا فرمائی تھی اور ہمیں جو ذلت اور رسوائی
نصیب ہوئی ہے۔ ہمارامقد ر بن گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اور اسلام
رسول اللہ ﷺ کی روحانی تعلیمات سے آشنے تھے۔ ان کی روحیں بیدار تھیں ۔ان
کے لطائف نبوت سے رنگین ہو چکے تھے ۔ان کی روح کو نور جب ان کی آنکھوں
کے سامنے آتا تھا۔ مشاہدہ ہوتا تھا۔ انہیں اور جب سے ہم نے روح کو نظر انداز
کیا کوئی بھی طاقت ہے جو ا س کے جسم کی رواگوں میں خون کو دوڑا رہی ہے
اور اس کے جسم سے نکل رہی ہے۔ اس کی وجہ سے خون جالی ہوگیاشریانوں
وریدیوں میں دوران خون رک گیا۔ آپ کے چہرے کے اوپر عکس پڑھتے ہو ئے
اسکرین پر جاتا ہے۔ جہاں سے آدمی روتا ہے وہ اسکرو بند ہے حلق موجود ہے
حلق میں آپ پانی قطرئیں سارے پانی باہر آجائے گایہ اندر نہیں جائے گا اسلئے
کہ جسم کو چلانے والی روح نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ جسم کو چلانے والی
روح کو سب جانتے ہیں آپ سے کوئی پوچھے کہ مرنے کا کیا مطلب ہے آپ کہے
گئے کہ جسم میں روح موجودنہیں ہے اور یہ کہے بھئی زندہ رہنے کا کیا مطلب

ہے آپ کہہ گئے کہ جسم میں روح موجود ہے ۔رسول اللہ ﷺ کی ہر امتی پر وہ مرد ہو یا خاتون وہ یہ فرض ظاہر دیتا ہے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی دنیا سے متعلق ،غیب کی دنیا سے متعلق ،روح کے متعلق معلومات حاصل کرے رسول اللہ ﷺ کا پوچھا ......روح کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے ......''کہ روح میرے رب کے عمل سے ہے ''...اس کا علم نہیں دیا گیا، لیکن تھوڑا علم دیا گیا ہے ۔تھوڑا علم دینے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ کو پورا علم نہیں دیا ۔سوال کرنے والوں کو جواب دیا جاتا ہے وہ لوگ پوچھتے ہیں ۔روح کیا ہے ؟آپ کہہ دیجئے روح میرے رب کے عمل سے ہے اور اس کا علم دیا گیا مگر تھوڑا یعنی تھوڑا بھی بہت ہوتا ہے۔ ایک سمندر کے برابرہوتا ہے اور اب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روح بھر پور علم نہیں دیا...اناامروح...اللہ کا عمل یہ ہے کہ ......اللہ کا عمل یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کن وہ چیز وجود میں آجاتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کھڑا ہے۔ بجری مٹی، کھنکھناتی مٹی ہے، سوکھا دانہ ہے ا،یک فلاح جاندار کے اندر روح ڈال دی ہم نے پتلے کے اندر اپنی روح پھونک دی اور یہ پتلا چلنے بھی لگا ،بولنے بھی لگا ،اب انسان کے اندرجیسے میں بیٹھاہوں اگر میرے ا ندر سے روح نکل جائے اس وقت میری حیثیت دیکھنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوگی۔ یا پھر حیثیت ہے؟ بھئی یہاں کتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر ہماری روح نکل جائے تو ہماری حیثیت دیکھنے کے علاوہ کچھ ہے کیا بات ہے۔ کیا ہوا جب تک روح سے واقف نہیں ہونگے تب تک اس دنیا کے معماملات سے واقفیت نہیں ہونگے اور اس دنیا کے بعد کی زندگی کے بارے میں کچھ واقعات نہیں ہونگے اور اس دنیا کے بعد کی زندگی کے بارے میں بھی واقفیت نہیں ہوگی ۔

رسول اللہ ﷺ نے اس راز کو غار حرا میں جاری رکھا۔ حضرت ابراہیم نے آسمان کی جستجو میں ستاروں کو دیکھا ،چاند کو دیکھا ،سورج کو دیکھا اس کو تلاش کیا جتنے پیغمبر الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ۔ان کی زندگی میں ایک بار لازم ہے کہ وہ اللہ کی نشانیوں پر تفکر کریں ۔اللہ کو ڈھونڈے، تلاش کریں اللہ کے قریب اور قریب تر ہونے کی جدوجہداور کوشش کریں ۔یہی وہ عمل ہے جس کے نتیجے میںانسان میں تفکر ہے ۔اس تفکر کا نام مراقبہ ہے اور حضرت ابراہیم نے غور وفکر کرنے کے بعدستاروں کے بارے میں سوچا کہ یہ میرا رب ہے۔ تو یہ تفکر ہے ۔تفکر مراقبہ ہے۔ حضرت ابراہیم نے چاند کو دیکھنے کے بعد اس کی پہلی کرنوں سے متاثر ہوکے یہ سمجھا کہ چاند اللہ ہے ۔یہ بھی تفکر ہے۔ یہ مراقبہ ہے۔ اگر حضرت ابراہیم نے سورج کی کرنوں کو دیکھ کر سوچا کہ اس سے بڑا روشن ستارہ کوئی نہیں ہے۔ یہ اللہ ہے ۔یہ بھی تفکر ہے۔ بھئی جب سورج ڈھل گیا زوال ہوا یہ سوچنا کہ ڈھلنے والا زوال پزیر ،گھٹنے والا ،بڑھنے والا اللہ نہیں ہوسکتا؟ جب روح کو تلاش کرنے کے لئے مسلمان خواتین و حضرات میں تفکر ہو قرآن میں تفکر کیاجائے ۔اللہ کی نشانیوں میں تفکر کیا جائے انبیاء اکرام کی

سیرت طیبہ پڑھ کررسول اللہ ﷺ کے ہے گوشے پر تفکر ہے ۔جب رسو ل اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر تفکر کرتے ہیں، غور کرتے ہیں ۔تو ہمیں ایک ہی بات نظر آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو کچھ کرتے ہیں وہ اللہ سے کرتے ہیں۔ یہی بات مجھے آپ حضرات سے عرض کرنی تھی کہ مسلمان قوم اگر دین ودنیا کی فلاح چاہتی ہے ،مسلمان قوم اگر عروج چاہتی ہے ،مسلمان قوم اگر زندہ قوم بن سکتی ہے تو اسے تفکر کرنا ہوگا ۔اسے اللہ کی نشانیوں پر غور کرنا ہوگا ۔ہر طرف سے ذہن ہٹا کر

cuns

کے ساتھ دھونڈنا ہوگا اللہ تعالیٰ نے یہ جو چیزیں بنائی ہیں ۔اس کے پیچھے کیا حقیقت ہے اوراسی کو مراقبہ کہتے ہیں ۔جتنی سلاسل ہیں ......عظیمیہ ان کے اسباق میں بھی غور تفکر کا بہت بڑا عمل قائم ہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کے ذکرکا داخل ہے۔ اللہ کا ذکر کیا ہے۔ آپ کہتے ہیںیااللہ،یا لرحمن ،یا لرحیم جب آپ یا اللہ کہتے ہیں تو اللہ کی ذاتی صفات سے آپ کی روح روشن ہوجاتی ہے۔ جب آپ یا لرحمن کہتے ہیں تو صفت رحمانیت آپ کے اندر داخل ہو جاتی ہے ۔ آپکی روح سرشار ہوجاتی ہے ۔جب آپ کی روح صفات رحمانیاں سے سے سرشار ہوتی ہے تو آپ کے جسم پر اسکے اثرات مرتب ہوجاتے ہیں، آپ رحم دل ہوجاتے ہیں، آپ کے اندر عفو درگزر پیدا ہوجاتا ہے ،آپ کے اندر سے غصہ نکل جاتا ہے، آپ کے اندر سے نفرت حسرت ختم ہوجاتاہے، آپ سب کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں، سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ساری عورتیں آپس میں بہن بہن ہیں۔ میں اللہ اچھا خاصہ عمر کا آدمی ہومیرا تجربہ تو یہ اگر مسلمان اس طرح سوچووچار کرتا ہے۔ اگر پان کی دوکان کرتا ہے تو کتنا سوچتا ہے اگر اپنے معاملات میں اللہ کوشامل کرے تو اور اگر اپنے معاملات سلجھانے کے لئے اللہ کی طرف متواجہ ہوتو یہ مسئلے بہت آسان ہے۔ سالوں کا سفر مہینوں میں ختم ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق دے کہ یہ رسول پاک ﷺ کی سیرت طیبہ کے متعلق اپنی زندگی گزاریں اور یہ جب ہوگا جب ہم بار بار سوچ کر سیرت طیبہ کامطالعہ کریں ۔تفکر کے سلسلے میں میں نے ابھی مراقبہ کا ذکر کیا ہے ۔رسول اللہ ﷺکی یہ محفل ہے۔ یہاں اللہ کا اللہ کے رسول اللہ ﷺ کا ذکر بلند ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے ۔ وہاں کی شکل میں آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں ۔ہمیں وہ نظر نہیں آرہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کے ارشاد کے مطابق جتنے ہم ہیں ۔اس سے کتنے سو گناہ ہمارے درمیان میں فرشتے موجود ہونگے ۔

آئیے ہم ذکر کی ایک محفل سجاتے ہیں اور پھر مراقبہ کرتے ہیں ۔رسول اللہ ﷺ کی غار حرا کی جو سنت ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔حضرت ابراہم،حضرت موسیٰ ،حضرت عیسیٰ اور تمام پیغمبروں کی تفکر کا جو شعار ہے۔ اسکی نقل کرتے ہیںتاکہ اللہ ان مقدس اوربزیدہ ہستیوں کا توفیل ہماری اندر کی دنیا کو

روشن کردے اور ہمارے دنیاوی معاملات بھی اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے تعلیمات کے مطابق ہوجائیں ۔آمین

مراقبہ سے پہلے:

دودرخضری گیارہ مرتبہ پڑھ لیں،پھر گیارہ دفعہ یا حیی یا قیوم پڑھ لیں پھر اس کے بعد ذکر کر کے مراقبہ کریں :

مراقبہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک مرکزی نقطہ کی طرف اپنی پوری صلاحیت کو مرکوز کرنا ہر طرف سے ذہن ہٹا کر ایک نقطہ پر مرکوز کرنا رسول اللہ ﷺ کی یہ محفل ہے دورود اسلام کی محفل ہے اسلئے ہم تصویر کا نقطہ رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا گنبد خضرا ہمیں تصویر کرنا ہے آنکھیں بند کرکے کہ ہم رسول اللہﷺکے دربار میں مسجد نبوی میں ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا روزہ مبارک ہمارے سامنے ہے اور ہم دل ہی دل میں ...الصلوٰۃ والسلام علیہ یا رسول اللہ ...الصلوٰۃ والسلام علیہ یا حبیب اللہ...پڑھتے ہیں پھر مراقبہ کرتے ہیں ۔اختتام